روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۷ / ۴۲ | منگل ۔ ۱۱ صفر ۱۴۱۳ھ، ۱۱ ظہور ۱۳۷۱ ہش، ۱۱ اگست ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۸۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## ریاکاری ۔ نیکیوں کی سب سے بڑی دشمن

"جو شخص خدا تعالیٰ سے پوشیدہ طور پر صلح کر لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ اسے عزت دیتا ہے۔ یہ مت خیال کرو کہ جو کام ہم چھپ کر خدا کے لئے کرو گے۔ وہ مخفی رہے گا۔ ریا سے بڑھ کر نیکیوں کا دشمن کوئی نہیں۔ ریاکار کے دل میں کبھی ٹھنڈ نہیں پڑتی جب تک کہ پورا حصہ نہ لے لے۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص ۲۶۶)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یاد رکھنا چاہیئے کہ دنیا میں جس قدر کوئی کسی سے خوف کرتا ہے یا کسی کی طرف رغبت کرتا ہے۔ وہ معرفت کا ثمرہ ہوتا ہے۔ دیکھو اگر کسی کو یہ معلوم ہو کہ اس سوراخ میں سانپ ہے تو وہ کبھی اس میں ہاتھ نہیں ڈالتا بلکہ رات کے وقت اس مکان میں بھی داخل نہ ہوگا۔ ایسا ہی اگر معلوم ہو کہ یہاں ایک خزانہ مخفی ہے تو اس کی طرف التفات پیدا ہوگی۔ اندھیرے میں اگر ایک چیز کو بکرا سمجھتا ہے تو جب تک اسے بکرا سمجھتا ہے پاس کھڑا رہے گا۔ لیکن جونہی جب یہ خیال ہوگا کہ وہ شیر ہے پھر وہاں نہیں رہ سکتا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کسی چیز کی محبت اور خوف معرفت سے پیدا ہوتی ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ کوئی آدمی دانستہ زہر نہیں کھا سکتا۔ سنکھیا خواہ شہد میں بھی ملا ہوا ہو۔ پھر بھی کوئی اسے نہیں کھائے گا کیونکہ جانتا ہے کہ اس کو ہلاک کرنے والی زہر ہے۔ لیکن اسی طرح پر گناہ بھی ایک زہر ہے جو انسان کی روح کو ہلاک کرتا ہے۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان رکھتا ہے تو پھر بڑی دلیری اور جرأت سے گناہ کیوں کرتا ہے۔ اگر اسے یہ معرفت ہو کہ کوئی محاسب بھی ہے تو اس قدر دلیری نہ کرے۔ یہ دلیری اور جرأت عدم معرفت کا نتیجہ اور ثمرہ ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص ۲۴۳-۲۴۴)

## آج لاکھوں ایسے احمدیوں کی ضرورت ہے، جو اہل اللہ بن چکے ہوں

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جتنے لوگ دنیا میں ٹھوکر کھاتے ہیں وہ اس مقام پر جا کر ٹھوکر کھاتے ہیں جہاں خدا کی محبت سے دنیا کی محبت یا اولاد کی محبت یا اپنی عزت کی محبت آگے اونچا سر نکالے کھڑی ہوتی ہے۔ جب تک ان کا امتحان اس مقام تک نہیں پہنچتا وہ مخفی رہتے ہیں۔ یعنی ان کا نفاق مخفی رہتا ہے۔ جب ابتلاء اتنا سر اٹھالے یا اتنا بلند ہو جائے کہ وہاں جا کر خدا کی محبت کوتاہ رہ جائے اور اس کا قد چھوٹا رہے اور ان کی اولاد کی محبت اور مال کی محبت اور عزت نفس کی محبت اونچی نکلی ہوئی ہو تو وہ ابتلاء پھر ان کو خدا سے الگ کر دیتا ہے۔ اس وقت وہ ننگے ہوتے ہیں۔ اس وقت وہ ظاہر ہوتے ہیں اور پتہ چل جاتا ہے کہ یہ کیا تھے... لیکن اہل اللہ کو ابتلاء اور رنگ میں دکھاتے ہیں۔ ان کی نیکیاں مخفی ہوتی ہیں۔ اور جب ابتلاء ان کو اچھالتے ہیں تو ان کی اپنی ساری محبتیں پیچھے رہ جاتی ہیں، ڈوبی ہوئی رہ جاتی ہیں۔ صرف خدا کی محبت کے ساتھ وہ چلتے ہیں۔ اور خدا کی محبت کے ساتھ دنیا پر جلوہ گر ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو خدا کبھی نہیں چھوڑتا۔ ہمیشہ ان کی حفاظت فرماتا ہے۔ ان کے ساتھ رہتا ہے۔ اسی کا نام اللہ کی معیت ہے۔ معیت کا مطلب ہرگز نہیں کہ چار قدم کی معیت اور پھر خدا پیچھے اور آپ آگے۔ یہ معیت کا مطلب ہے کہ وہ ایمان لانے والے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ یہ ہوتے ہیں جو دین کو خدا کے لئے خالص کرتے ہیں۔ اور ہر دوسرے کے مقابل پر خدا کی محبت کو غالب سمجھتے ہیں۔ اس کے ہو کے رہ جاتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ اگست ۱۹۹۰ء)

## آل پاکستان اوپن تیراکی کے مقابلہ جات

### زیر اہتمام ایوانِ محمود سپورٹس کلب

مورخہ ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ ستمبر بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ سوئمنگ پول دارالرحمت غربی میں درج ذیل EVENTS کے مقابلہ جات ہوں گے۔

۱۔ ۵۰ میٹر فری سٹائل۔
۲۔ ۱۰۰ میٹر فری سٹائل۔
۳۔ ۲۰۰ میٹر فری سٹائل
۴۔ ۴۰۰ میٹر فری سٹائل
۵۔ ۱۰۰ میٹر بیک سٹروک
۶۔ ۱۰۰ میٹر بریسٹ سٹروک
۷۔ ۱۰۰ میٹر بٹر فلائی۔
۸۔ ۵۰ × ۴ میٹر میڈلے ریس۔
۹۔ ۴ × ۱۰۰ فری سٹائل ریلے ریس (ٹیم EVENT)

نوٹ:۔ ایک ہی لیگ ہونے کی صورت میں اوپر کی دو ٹیموں کے درمیان فائنل میچ کھیلا جائے گا۔

**قواعد و ضوابط:۔**

۱۔ یہ مقابلہ جات اوپن ہونگے۔
۲۔ قائد مجلس کی تصدیق سے شمولیت ہوگی۔
۳۔ ہر خادم کا اپنی مجلس کی تجنید میں شامل ہونا ضروری ہوگا۔
۴۔ تیراکی پر بین الاقوامی قوانین لاگو ہوں گے۔

**افتتاح:۔** ۱/۲ ۷ رات بمقام سوئمنگ پول مورخہ ۲۴ ستمبر بروز جمعرات۔

**تقسیم انعامات:۔** ۹ بجے رات بمقام سوئمنگ پول مورخہ ۲۶ ستمبر بروز ہفتہ۔

ہمارے پیارے امام نے فرمایا:
"بفضلِ خدا تحریک جدید کی نیکی ان نیکیوں میں سے ہے کہ جو لوگ اخلاص سے راہ خدا میں قربانی پیش کریں گے اور متواتر کرتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ان کی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب عطا فرماتا رہے گا...."

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
**الفضل**
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۱- ظہور ۱۳۷۱ ہش ۱۱- اگست ۱۹۹۲ء

# قیامِ امن — ہمارا فریضہ

مشرق کی طرف نظر ڈالئے یا مغرب کی طرف ۔ جنوب کی طرف دیکھئے یا شمال کی طرف ۔ یا جنگ ہو رہی ہے ۔ یا جنگ کے بادل آسمان پر چھائے ہوئے ہیں ۔ یا جنگ کے بادل دلوں میں گھن گرج پیدا کر رہے ہیں ۔ جنگیں تو پہلے بھی ہوتی رہی ہیں اور غالباً کوئی زمانہ بھی ایسا نہیں گذرا جب جنگ یا جنگ کا ذکر نہ ہوتا ہو ۔ دنیا کے ایک سرے پر یا دوسرے سرے پر ۔ لیکن یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ جس طرح دنیا اب جنگ کی لپیٹ میں آئی ہوئی ہے اس طرح پہلے کبھی نہ تھا ۔ پہلے یہ تو تھا کہ ایک طرف جنگ ہو رہی ہے تو دوسرا سرا امن و اماں کی زندگی بسر کر رہا ہے ۔ لیکن اب تو کوئی خطہ ایسا نہیں جو جنگ بلا واسطہ یا بالواسطہ سے متاثر نہ ہو ۔

اس صورت میں دنیا کی سب سے بڑی ضرورت جنگ کا خاتمہ اور امن کا قیام ہے اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک سب لوگ امن کی ضرورت کے پیش نظر جنگ سے متنفر ہو جائیں ۔ جب تک دلوں کی آگ سرد نہ پڑ جائے ۔ جب تک اختیارات کا جھگڑا اور حقوق کی بحث کی کل سیدھی نہ پڑے ۔ جنگ ہمیشہ دل سے شروع ہوتی ہے ۔ اور دل میں بھڑکنے والے شعلے بیرونی دنیا کو جھلسنے لگتے ہیں ۔ لوگ معاشرہ کی بہبود کے لئے کبھی ایک چیز مانگتے ہیں کبھی دوسری چیز ۔ لیکن یہ بھول جاتے ہیں کہ بہبود کی بنیاد امن ہے ۔ امن ہوگا تو سب کچھ ملے گا ۔ اور امن نہیں ہوگا تو سب کچھ ملا ہوا بھی چھن جائے گا ۔

عالمی برادری کی اسی کیفیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے احمدیہ جماعت یو۔کے کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احمدیہ جماعت کے ہر فرد کی توجہ اس طرف مبذول کروائی ہے کہ ہر کوشش کی جہت امن کی طرف پھیر دیں ۔ صرف خود ہی نہیں بلکہ دنیا کے دوسرے لوگوں کی توجہ بھی اس طرف مبذول کروائیں ۔ حضور نے فرمایا ہے کہ امن کے قیام کے فریضہ کو اولیت دی جانی چاہیئے ۔ یہی وہ بات ہے جس سے زندگی زندگی کہلا سکتی ہے ۔ اور یہ دنیا جنّت کا گہوارہ بن سکتی ہے ۔ ہم یہ کام کریں گے تو ساری دنیا ہمارا ہاتھ بٹائے گی ۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی پوری توجہ اس طرف مبذول کر دیں ۔

---

قدغن خدا کے نام پہ لگنی محال ہے
اقدام یہ کرے کوئی، کس کی مجال ہے
لیکن کچھ ایسے لوگ بھی موجود ہیں یہاں
جن کی نظر میں اس کا بہت احتمال ہے

—— ابوالاقبال

---

اس قدر مت خموش جان ہمیں
بے زبانی بھی ہے زبان ہمیں

ہم ہیں افراد غم قبیلے کے
ہو مبارک یہ خاندان ہمیں

قریۂ جاں میں ۔ کوچۂ دل میں
کوئی دلوائیے مکان ہمیں

پھول خوشبو کے تھے سفیر مگر
دے گئے لمس کی تکان ہمیں

کس نے آنکھیں بنا کے پھینک دیا
اتنے چہروں کے درمیان ہمیں

ہم نے لکھا ہے اس کو پلکوں سے
حفظ ہے ساری داستان ہمیں

ق

اس قدر بدگمانیوں کے بعد
کیا کہے گا وہ بدگمان ہمیں

چھین کر لے گیا سفر کا شعور
دے گیا راہ کی تکان ہمیں

دائیں بائیں کا فرق ہے پیارے
تو اسے مان لے یا مان ہمیں

اب تو تن کی خبر نہیں مضطرؔ
کبھی من کا تھا گیان دھیان ہمیں

چوہدری محمد علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

در خور و مہ شکے نکیرد راہ
تو ز دلدارِ خویش دیدہ بخواہ

سورج اور چاند کے متعلق کوئی شبہ نہیں کرتا۔ تُو اپنے محبوب سے آنکھیں مانگ

گمرہی تا دمے کہ سر تابی!
چوں بجوئی زِ صدق دل یابی

تُو اس وقت تک گمراہ ہے جب تک کہ تو سرکش ہے۔ جب سچے دل سے تلاش کرے گا تو اس کو پالے گا۔

نیستی طالبِ حقیقتِ راز
بس ہمیں مشکل است اے ناساز

تُو حقیقت کا طالب ہی نہیں ہے۔ اے ناکندہ ناتراش۔ یہی تو مشکل ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں اللہ تعالیٰ کی صدق دل سے تلاش کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں کہ مادی چیزوں کو ہماری جسمانی آنکھیں دیکھ سکتی ہیں اور انہیں دیکھ کر کسی قسم کا شک پیدا نہیں ہوتا۔ مثلاً سورج اور چاند مادی چیزیں ہیں اور ہماری جسمانی آنکھیں انہیں آسانی سے دیکھ سکتی ہیں اور انہیں دیکھ کر ان کے وجود پر کبھی شبہ نہیں کرتیں۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کو دیکھنے کے لئے روحانی آنکھوں کی ضرورت ہے۔ اگر انسان روحانی آنکھیں رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ کو جسے وہ اپنا محبوب سمجھتا ہے دیکھنے میں اسے کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔ جسمانی آنکھیں تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہی ہوئی ہیں۔ روحانی آنکھیں اس سے مانگنی پڑتی ہیں۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں کہ تو اپنے محبوب سے یعنی اللہ تعالیٰ سے آنکھیں مانگ۔ یعنی روحانی آنکھیں مانگ تاکہ تو اس کو دیکھ سکے۔

حضور فرماتے ہیں کہ جب تک انسان سرکش رہتا ہے۔ اس وقت تک وہ گمراہی سے نجات نہیں پا سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے آنکھیں نہ مانگنا انسان کی سرکشی کا نتیجہ ہوتا ہے اور جب تک اللہ تعالیٰ سے آنکھیں نہ مانگی جائیں اور اس سے سرکشی کی جائے۔ اس وقت تک انسان اللہ تعالیٰ کو پا نہیں سکتا۔ اسے دیکھ بھی نہیں سکتا۔ اور اسی لئے کہا جا سکتا ہے کہ وہ گمراہی میں پھنسا ہوا ہے۔ جب انسان سچے دل سے اللہ تعالیٰ کو تلاش کرتا ہے۔ اپنی سرکشی کو چھوڑ کر عجز اور انکسار کے ساتھ اس کے در کی طرف آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو اس پر ظاہر کر دیتا ہے۔ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا ظاہر ہونا اس بات کو مانگتا ہے کہ انسان عجز اور انکسار کے ساتھ اس کی تلاش کرے۔ سرکشی کا کوئی شائبہ بھی اس میں نہ ہو۔

جو لوگ خدا تعالیٰ کو دیکھ نہیں سکتے اور اسے پانے سے قاصر رہتے ہیں۔ ان کے متعلق حضور فرماتے ہیں کہ وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کے طالب ہی نہیں ہیں۔ اور ان کے لئے سب سے بڑی مشکل یہی ہے کہ ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کے پانے اور اسے دیکھنے کی خواہش ہی پیدا نہیں ہوتی۔ اگر یہ خواہش پیدا ہوتی تو یقیناً وہ عجز اور انکسار کے ساتھ اس کے طالب ہوتے اس کی طرف آتے اور اس کو پا لیتے۔

ان اشعار میں حضور نے اللہ تعالیٰ کو پانے کے لئے سب سے بڑی شرط جو بیان فرمائی ہے۔ وہ یہ ہے کہ انسان سرکشی کو چھوڑے۔ صدق دل سے اللہ تعالیٰ کی تلاش کرے اور تلاش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے روحانی آنکھیں مانگے جو اسے دیکھ سکیں۔ اگر وہ ایسا کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کو اسی طرح دیکھ لے گا جس طرح انسان کی جسمانی آنکھیں سورج اور چاند کو دیکھ لیتی ہیں۔ گویا کہ اولاً اس بات کی ضرورت ہے کہ انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کو پانے کی خواہش پیدا ہو۔ دوئم یہ بات لازمی ہے کہ وہ سرکشی کو چھوڑے اور صدق دل کے ساتھ اس کی طرف آئے اور سوئم وہ اللہ تعالیٰ سے روحانی آنکھیں مانگے جن سے وہ اسے دیکھ سکے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ارشادات حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

# تزکیہ نفس کے اصول

اگر کسی غلطی پر تنبیہہ ہو تو اسے برداشت کیا جائے۔ بہت لوگ اسی لئے اپنی اصلاح نہیں کر سکتے کہ جب انہیں ان کی کوئی غلطی بتائی جائے تو اس پر چڑتے ہیں اور اس کی اصلاح نہیں کرتے۔ لیکن ایسا نہیں چاہیئے۔ جب غلطی پر تنبیہہ ہو تو اس کو برداشت کرنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کو اگر کہا جائے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تو ان کو نصیحت کے سننے سے غیرت آجاتی ہے اور اپنی ہتکِ عزت کے خیال سے دیوانہ ہو کر بجائے نصیحت سے فائدہ اٹھانے کے ناصح کا مقابلہ کرنے لگ جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانا یقیناً جہنم ہی ہے کیونکہ وہ بجائے اس کے کہ غلطی بتانے والے کے ممنون ہوں الٹے اس سے لڑتے ہیں۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ جس کسی میں کوئی غلطی یا نقص دیکھے بازار میں کھڑا ہو کر اسے تنبیہہ کرنا شروع کر دے۔ سمجھانا ہمیشہ علیحدگی میں چاہیئے۔ اور سمجھانے والے کو اپنی حیثیت اور قابلیت بھی دیکھنی چاہیئے کہ وہ جس شخص کو سمجھانا چاہتا ہے اسے سمجھانے کی قابلیت بھی رکھتا ہے یا نہیں۔ تاکہ اس کا نتیجہ اُلٹا نہ نکلے۔ غرض جہاں یہ ضروری ہے کہ غلطی کرنے والوں کو برداشت کی طاقت پیدا کرنی چاہیئے اور سمجھانے والے کی بات کو ٹھنڈے دل سے سننا چاہیئے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ سمجھانے والا بھی بہت احتیاط سے کام لے۔ یہ نہ ہو کہ جس کو چاہے لوگوں میں ذلیل کرنا شروع کر دے۔

ایک اور طریق یہ ہے کہ ناامید نہ ہو اور اللہ پر توکل ہو۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو محنت کرتے کرتے ایسے موقعہ پر ناامید ہو کر ہٹ جاتے ہیں جب کہ انہیں محنت کا ثمرہ ملنے والا ہوتا ہے۔ ایک بزرگ کا واقعہ لکھتے ہیں کہ وہ ہر روز رات کو اٹھ کر بعض امور کے متعلق دعا مانگا کرتے تھے۔ اتفاقاً ایک دفعہ ان کا ایک مرید ان سے ملنے کے لئے آیا اور تین چار دن ان کے پاس ٹھہرا۔ جس وقت وہ رات کو نماز کے لئے اُٹھے تو اس کی بھی آنکھ کھل گئی اور وہ بھی اپنے طور پر عبادت میں مشغول رہا۔ جب پیر صاحب دعا سے فارغ ہوئے تو ان کو ایک آواز آئی کہ تو خواہ کتنی ہی گریہ وزاری کر تیری دعا قبول نہیں ہو گی۔ یہ آواز گو الہامی تھی مگر اس مرید کو بھی سنائی دی۔ مرید نے دل میں اس پر تعجب تو کیا مگر پیر کے پاسِ ادب سے خاموش رہا۔ دوسرے دن پھر اسی طرح وہ بزرگ اٹھے اور دعا میں مشغول ہوئے ابھی دن بھی اسی طرح آواز آئی اور مرید نے بھی سنی مگر پھر بھی خاموش رہا۔ تیسرے دن پھر وہ بزرگ اُٹھے اور اسی طرح دُعا و عبادت میں مشغول ہوئے۔ اور پھر وہی آواز آئی جو مرید نے بھی سُنی۔ تب اس سے نہ رہا گیا اور اس نے پیر صاحب سے کہا کہ ایک دن ہُوا دو دن ہُوا۔ تین دن سے آپ کو یہ آواز آ رہی ہے اور آپ بھی بس نہیں کرتے۔ اس پر وہ بزرگ بولے کہ نادان تو اتنی جلدی گھبرا گیا۔ مجھے تو یہ آواز بیس سال سے آ رہی ہے۔ مگر میں سُستی نہیں کرتا کیونکہ دُعا عبادت ہے اور بندے کا کام عبادت ہے۔ خدا تعالیٰ معبود ہے۔ اس کا کام دُعا کو قبول کرنا یا رد کرنا ہے۔ وہ اپنا کام کر رہا ہے میں اپنا کام کر رہا ہوں تُو بیچ میں کون ہے جو گھبرا رہا ہے۔ اس پر وہ مرید خاموش ہو گیا۔ اگلے دن جب وہ دُعا کے لئے اُٹھے تو ان کو الہام ہُوا کہ اس بیس سال کے اندر کی تیری سب دُعائیں قبول کی گئیں۔ کیونکہ تو امتحان میں کامیاب ہُوا اور آزمائش میں پُورا اترا اس پر انہوں نے مرید سے کہا کہ دیکھا اگر میں تیری نصیحت پر عمل کرتا تو کس قدر گھاٹے میں رہتا۔ مجھے خدا تعالیٰ پر توکل تھا آخر اس کا قرب مجھے نصیب ہُوا۔ اب دیکھو اگر وہ بزرگ مرید کی بات مان لیتا تو ایسے وقت میں جبکہ اس کی ساری دعائیں قبول ہونے میں بہت ہی تھوڑا عرصہ رہ گیا تھا اس کا دعا کو ترک کر دینا کیسا خطرناک ہوتا اور اس کی سب محنت ضائع ہو جاتی پس صاحبِ ایمان کو کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمت سے قدم آگے ہی بڑھاتا چلا جائے۔ اور اپنی ناکامی پر کام نہ چھوڑ بیٹھے۔ ہاں یہ بے شک غور کرے کہ میری ناکامی کا سبب کیا ہے۔ اور اگر کوئی سبب معلوم ہو تو اس کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون۔ سین

# کنک ہونیکر

اب تو مشرقی جرمنی اور مغربی جرمنی متحد ہو چکے ہیں۔ لیکن جب یہ الگ الگ تھے تو مشرقی جرمنی جہاں کمیونسٹ طرزِ حکومت قائم تھا کے لوگ اپنی بود و باش سے تنگ آچکے تھے اور دیوارِ برلن کی موجودگی کے باوجود وہ کسی نہ کسی طرح کوشش کرتے تھے کہ مشرقی جرمنی سے بھاگ کر مغربی جرمنی چلے جائیں۔ کہا جاتا ہے کہ پہلے تو ان لوگوں کا اندازہ کم لگایا گیا تھا لیکن اب جب کہ پرانی کمیونسٹ فائلوں کا مطالعہ کیا جا رہا ہے تو پتہ چلا ہے کہ اس طرح بھاگ کر جانے والوں میں سے ۳۵ تو اپنی جان کا نذرانہ ہی دے چکے تھے۔ مرنے والوں کی تعداد پہلے اس سے کم بتائی جاتی تھی۔ اب بھی کہا جاتا ہے کہ جوں جوں فائلیں دیکھی جائیں گی اس تعداد میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ یہ بیان سپیشل برلن پولیس کے اس سربراہ نے دیا ہے جو اپنی ٹیم کے ساتھ ان فائلوں کا مطالعہ کر رہے ہیں ان کا نام ھینفریڈ کیٹلاس۔ ان میں سے بعض لوگ ایسے بھی تھے جو مشرقی جرمنی سے فرار کے لئے بالٹک سمندر میں سے تیر کر گزرنا چاہتے تھے اور چونکہ وہ پوری طرح تیرنا نہیں جانتے تھے یا کسی وقت سمندر میں بھی طوفان ہو سکتا ہے۔ کچھ لوگ اس سمندر میں غرق ہو گئے۔ یہ ساری باتیں اسلئے تلاش کی جا رہی ہیں کہ مشرقی جرمنی کے رہنما کنک ہونیکر پر مقدمہ چلنے والا ہے۔ انہیں مغربی جرمنی لایا گیا ہے گذشتہ دنوں وہ ماسکو میں قیام کر رہے تھے۔ ان پر انسانوں کو قتل کرنے کا الزام ہے۔ پہلے تو انہوں نے کہا تھا کہ وہ مغربی جرمنی جائیں گے تو سہی لیکن مر کر اور صندوق میں بند ہو کر ان کا صرف صندوق ہی وہاں جائے گا۔ لیکن اب وہ آ گئے ہیں اور ان پر مقدمہ چل رہا ہے۔ پہلے دن وہ عدالت میں اکیلے کھڑے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی بیگم چلی میں اپنی بیٹیوں کے ساتھ چھٹیاں گذار رہی ہیں۔

جہاں تک عوام الناس کا تعلق ہے بعض لوگ چاہتے ہیں کہ ان کے ساتھ انصاف کیا جائے اور انہیں پتہ ہے کہ ان کے ساتھ انصاف کرنے میں ان کو سزا بھی مل سکتی ہے۔ بعض لوگ ان کے خلاف تشدد پسندی کا اظہار کر رہے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ مقدمہ چلے یا نہ چلے ان کی تکہ بوٹی کر چھوڑنی چاہیئے۔ جو لوگ ان کے دورِ اقتدار میں مصائب میں سے گذرے ہوں گے وہ تو یقیناً یہی چاہیں گے کہ اب جب کہ وہ قابو آ گئے ہیں انہیں کسی طرح بھی چھوڑا نہ جائے۔ اب دیکھئے مقدمہ کیا رنگ اختیار کرتا ہے۔

## چیک پوسٹ

سندھ میں تو ڈاکہ زنی کی واردات روزمرہ کا معمول ہے۔ بلکہ ایک ایک دن میں ایک ہی جگہ پر کئی کئی ڈاکے پڑ جاتے ہیں۔ لیکن سارے پاکستان کی بڑی بڑی سڑکوں پر بھی یہ خطرہ لاحق رہتا ہے کہ کسی نہ کسی جگہ پر کوئی ڈاکو گاڑیوں کو روک کر انہیں لوٹ لے گا۔ چنانچہ اب حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ بڑی سڑکوں پر بیس بیس میل کے فاصلے پر چیک پوسٹ بنائے جائیں جہاں پر تربیت یافتہ عملہ بھی رکھا جائے گا۔ اور انہیں موجودہ زمانے کی سب سہولیات جوان کے کام میں کارآمد ثابت ہوتی ہوں مہیا کی جائیں گی۔ مقصد یہ ہے کہ شاہراہوں کو محفوظ بنایا جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ جب تک شاہراہیں محفوظ نہ ہوں نہ صرف انسانوں کے لئے سفر مشکل ہو جاتا ہے۔ بلکہ اشیاء کا ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا بھی یقینی نہیں رہتا۔ اور اگر یہ دونوں باتیں بے یقینی کی کھڈ میں گر جائیں تو یقیناً زندگی میں ایسی الجھنیں پیدا ہو سکتی ہیں جو ہر بہبودگی کی سکیم کو تہ و بالا کر کے رکھ دیں۔ یہ بڑی خوش آئند خبر ہے کہ بیس بیس میل کے فاصلے پر تمام بڑی شاہراہوں کو چیک پوسٹ مل جائیں گے۔

## رپورٹ بی سی سی آئی

جسٹس بنگھم نے بی سی سی آئی سے متعلق عدالتی تحقیقات کی رپورٹ حکومت کو پیش کر دی ہے اور کہا جاتا ہے کہ اب حکومت (برطانیہ کی) اس بات کا فیصلہ کرے گی کہ اس رپورٹ کا کس قدر حصہ کب شائع کیا جائے۔ حکومت پر اس بات کا دباؤ ہے کہ پارلیمنٹ کے اراکین اور اس بنک کو جسے انگلینڈ میں ۵ جولائی (گذشتہ سال) بند کیا تھا کے کھاتہ دار اس رپورٹ کو جلد شائع کرنے کا تقاضا کر رہے ہیں۔ بنک آف انگلینڈ نے اس بنک کو اس لئے بند کیا تھا کہ اس کے خیال کے مطابق اس میں بہت بڑے فراڈ ہو گئے تھے۔ جب بنک آف انگلینڈ نے اس بنک کو بند کر دیا تو سمجھا جاتا تھا کہ ساری دنیا میں اسکی شاخیں کلی طور پر بند ہو جائیں گی۔ اگرچہ ایسا نہیں ہوا۔ بہر حال بنک آف انگلینڈ کے حکم نامے کے بعد برطانوی حکومت نے ایک سینئر جج لارڈ بنگھم کو اس بات پر متعین کیا کہ وہ یہ تحقیقات کریں کہ بنک آف انگلینڈ نے صحیح وقت پر کاروائی کی تھی یا نہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حکومت کو بار بار متنبہ کیا گیا تھا کہ بنک میں جعلی قسم کی کارروائیاں ہو رہی ہیں۔ لیکن حکومت نے اس سلسلے میں کوئی کارروائی نہ کی۔ لارڈ جسٹس بنگھم نے تحقیقات کے دوران ابوظہبی اور پاکستان کا دورہ کر کے بنک کی سابق انتظامیہ کے اراکین سے اور حصہ داروں کے نمائندوں سے بھی گفت و شنید کی۔

یہ رپورٹ تین حصوں میں پیش کی گئی ہے اور اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بڑے بڑے حصہ داروں نے اور بنک کے آڈیٹرز نے اس میں کیا کردار ادا کیا ہے ۔ کے آڈیٹرز کا نام پرائس واٹر ہاؤس ہے۔ اس طرح بنک آف انگلینڈ کے متعلق بھی کچھ امور اس رپورٹ میں شامل ہیں۔ اس رپورٹ کی اقساط کا مطالعہ کیا جا رہا ہے اور سوچا جا رہا تھا کہ وکلاء کے ساتھ مشورے اسکے مشتملات پر کس طرح کارروائی کی جا سکتی ہے۔ کہتے ہیں کہ اس رپورٹ کے کچھ حصے اخباری دنیا کے پاس پہنچ گئے ہیں اور ایسا اس لئے ہوا ہے کہ کچھ لوگ چاہتے ہیں کہ مبینہ طور پر الزام کو کسی اور کے سر تھوپا جائے۔ ابوظہبی کے حکام اس بات سے ناراض ہیں کہ اس رپورٹ کے کچھ حصے دوسروں تک کیوں پہنچے۔

## لندن میں جرائم

لندن کے پولیس کمشنر نے بتایا ہے کہ گذشتہ ایک سال میں دس لاکھ جرائم پولیس کے پاس رجسٹر کروائے گئے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس دارالخلافہ میں ہر منٹ میں ایک جرم سرزد ہوتا ہے۔ اور اس ریکارڈ کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ ساری دنیا کے بڑے بڑے شہروں میں سے لندن جرم کے لحاظ سے پہلے نمبر پر ہے۔ پولیس کمشنر سر پیٹر امبرٹ (IMBERT) نے کہا کہ جرائم اس وجہ سے بڑھ گئے ہیں کہ لندن میں سارے ملک کی دولت جمع ہوتی رہتی ہے۔ سب لوگوں کو معلوم ہے کہ لندن اور لندن کے لوگ بہت امیر ہیں۔ گاؤں کے لوگ اپنی ہلکی پھلکی سادہ زندگی سے تنگ آ کر لندن کی راہ لیتے ہیں۔ اور یہاں آ کر انہیں عام طور پہ کام نہ ملنے کی وجہ سے چوری کی طرف جانا پڑتا ہے۔ جہاں تک مسلح ڈاکوں کا سوال ہے سارے ملک کی نسبت نصف ڈاکے لندن میں پڑتے ہیں۔ اور جہاں تک قتل کا تعلق ہے کہا جاتا ہے کہ سارے ملک کی نسبت ۲۰ فیصد قتل لندن میں ہوتے ہیں۔

بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ چوری اور انسانی ضروریات سے محرومی کا آپس میں تعلق ہے انہوں نے کہا کہ دراصل بات یہ ہے کہ جن لوگوں کے پاس ساز و سامان کم ہے اور جو زندگی کی ضروریات آسانی سے مہیا نہیں کر سکتے۔ انہیں امید کا پہلو دکھانا چاہیئے۔ اور ان کے لئے کچھ نہ کچھ کرنا جرم کم کرنے کا باعث ثابت ہو سکتا ہے۔ صرف لندن میں ہی نہیں اگر دیکھا جائے تو دنیا کے دیگر علاقوں میں بھی غربت اور چوری کا چولی دامن کا ساتھ ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ بڑے بڑے ڈاکے غریب تو نہیں ڈالتے لیکن چھوٹی چھوٹی چوریاں غریب ہی کرتے ہیں۔ ان کے پاس کھانے پینے کو وافر نہیں ہوتا اور اپنی ضروریات حاصل کرنے کے لئے انہیں نوکریاں بھی نہیں ملتیں اس لئے وہ چوری کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔

## جیل سے فرار

بوگوٹا سے آمدہ اطلاع کے مطابق کولمبیا کی دولتِ منشیات کے سربراہ پابلو اسکوبار اور ان کے نو ساتھی جو قید تھے۔ اس وقت فرار ہو گئے جب حکومت نے انہیں ایک جیل سے دوسرے جیل میں تبدیل کرنے کی کوشش کی۔ کہا جاتا ہے کہ پابلو ایک عورت کا روپ دھار کر اور اپنی حفاظت پر مقررہ فوجیوں کو خورد و نوش کی اشیاء اور بہت سا روپیہ دینے کا وعدہ دے کر فرار ہو گیا۔ اس سلسلے میں جیل کے افسرِ اعلیٰ کو وزارت انصاف نے ڈسمس کر دیا ہے۔ اس سے پہلے بھی ایسے ہی کسی واقعہ کے سلسلے میں بعض دیگر افسرانِ جیل کو برطرف کیا گیا تھا۔ مسٹر آسکوبار میڈرسن کوکین کے مرکز کے سربراہ ہیں اور ان کا کاروبار اتنا چمکا ہوا ہے کہ حکومت بھی ان پر ہاتھ ڈالنے سے ڈرتی تھی۔ یہ دنیا کے منشیات فروشوں میں بہت بڑا مقام رکھتے ہیں۔ جب انہیں ایک لمبے عرصے تک پکڑنے کی کوشش کی گئی اور یہ ہاتھ نہ لگے۔ آخر کار انہوں نے اپنے آپ کو اس شرط پر حوالے کر دیا کہ ان کے ساتھ نرمی کا سلوک برتا

باقی صفحہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالباسط شاہد

# ایک بنیادی ضرورت ۔ نیند

کسی شاعر نے کہا ہے کہ ؎

کتنی تسکین ہے وابستہ ترے نام کے ساتھ
نیند کانٹوں پہ بھی آجاتی ہے آرام کیساتھ

یہ بھی مشہور ہے کہ نیند سولی پر بھی آجاتی ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ نیند انسانی کی بنیادی ضروریات میں شامل ہے جس کے لئے خدا تعالیٰ نے ایسا طبعی نظام رکھا ہے کہ جہاں کام کاج کے لئے دن پیدا کیا وہاں ہمارے آرام کی خاطر رات کی خاموشی و سکون نیند کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے مہیا فرمائی۔ جو ہر قسم کی تکان کو دور کرتی اور کئی قسم کی بیماریوں اور خرابیوں کا قلع قمع کرتی ہے۔

بچپن اور بے فکری کی نیند ہمیشہ یاد رہتی ہے اور اس زمانے کے گزر جانے کے بعد یہ لذت و سکون عمر بھر یاد رہتا ہے مگر ویسی نیند پھر نہیں مل پاتی تاہم اگر طبعی ضرورت کے مطابق نیند حاصل ہو جائے تو یہ بسا غنیمت ہے اس کے لئے بہت تحقیقات کی جا رہی ہے کہ انسان کو دن رات میں کتنی نیند کی ضرورت ہے۔ عام طور پر یہ باور کیا جاتا ہے کہ ہر شخص کو کم از کم آٹھ گھنٹے سونا چاہیئے مگر یہ کوئی ایسا بندھا ٹکا اصول نہیں ہے بلکہ جس طرح مختلف جانوروں کی نیند کے اوقات مختلف ہیں جیسے ہاتھی کے لئے ۲ گھنٹے کی نیند ہی کافی ہو جاتی ہے جبکہ بعض بن مانس چودہ ۱۴ چودہ ۱۴ گھنٹے سوئے رہتے ہیں۔ شیر بھی اپنا شکار کھا لینے کے بعد خوب خواب غفلت کے مزے لیتا ہے بلی بھی اپنا پسندیدہ کھانا کھانے کے بعد خوب نیند پوری کرتی ہے۔ خواب خرگوش بھی بطور مثال کے مشہور ہے۔ جس کی بنیاد پر خرگوش اور کچھوے کی مشہور عالم کہانی بیان کی جاتی ہے۔ کتے کی نیند اپنی مثال آپ ہے یوں لگتا ہے کہ وہ سوتے ہوئے بھی جاگ رہا ہے اور ذرا سی آہٹ بالخصوص اجنبی آہٹ پر فوراً آنکھ کھول کر اِدھر اُدھر کا جائزہ لیتا اور اپنی 'جبلی ذمہ داری' کو پورا کرتا ہے۔ ان مثالوں سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ ہر انسان کے لئے اس کی عام صحت اس کے روزمرّہ کے کاروبار وغیرہ کی نسبت سے نیند کے اوقات میں کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ نیند کے متعلق یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اصل چیز یہ نہیں ہے کہ ہم کتنی دیر سوتے ہیں بلکہ اصل چیز یہ ہے کہ ہم کس طرح کی نیند سوتے ہیں نیند اور خواب کا چولی دامن کا ساتھ ہے اور یہ ایک مستقل الگ مضمون ہے تاہم ایسی نیند جس میں خواب نہ آئیں (یا آئیں تو سہی مگر گہری نیند کی وجہ سے یاد نہ رہیں) وہ زیادہ سکون بخش اور آرام دہ نیند سمجھی جاتی ہے۔ اس لحاظ سے چند منٹ کی گہری نیند بے چینی کی پہروں نیند سے کہیں بہتر ہے۔

ڈاکٹر گورڈن جی گلوبس جو اس مضمون پر سند کی حیثیت رکھتے ہیں کا کہنا ہے کہ ضرورت سے کم نیند بھی اسی طرح مضر رساں ہے جس طرح ضرورت سے زیادہ نیند۔ ہمارے بزرگوں نے یہی مضمون اس طرح بیان کیا ہے کہ 'جو سوتا ہے وہ کھوتا ہے' اس مضمون کو پنجابی محاورہ میں اس طرح بھی بیان کیا گیا ہے کہ۔

"جاگدیاں دیاں کٹیاں ستیاں دے کٹے"

بے خوابی کی شکایت کے متعلق عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس کی وجوہ نفسیاتی ہی ہوتی ہیں مگر اس موضوع پر تحقیق کرنے والے اس خیال کو درست نہیں سمجھتے۔ ان کے نزدیک نفسیاتی وجہ بھی ہو سکتی ہے مگر جسمانی وجوہ بھی۔ نیند اچاٹ کر دیتی ہیں۔ دمہ۔ وجع المفاصل دل کا درد۔ السر۔ سر درد۔ دانت درد وغیرہ سے بے خوابی پیدا ہو سکتی ہے۔ اور ان عوارض کے دور ہونے سے بے خوابی کی تکلیف بھی دور ہو جاتی ہے۔ اس یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ بے خوابی کوئی بیماری نہیں ہے بلکہ دوسری بیماریوں کی علامت یا نشان ہے۔ اگر صحیح وجہ کی تشخیص ہو سکے تو علاج میں سہولت ہو سکتی ہے۔ نیند خراب کرنے میں نشہ آور اشیاء سب سے زیادہ کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ عام طور پر نشہ کرنے والے اس کا کوئی فائدہ بتلاتے ہیں تو وہ 'سکون' ہی ہوتا ہے مگر سکون کو برباد کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ یہی نشہ کی لعنت ہے۔ جو آہستہ آہستہ نیند اور سکون کو ہی برباد نہیں کرتی بلکہ صحت، اخلاق، ایمان وغیرہ کو برباد کر کے نشہ باز کو عبرت کا نشان بنا دیتی ہے ہر طرح سے خائب و خاسر کر کے قبر تک پہنچا دیتی ہے۔

چائے۔ کافی۔ کولا۔ تمباکو وغیرہ کے کثرت استعمال سے بے خوابی کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے اس کا علاج بھی ان چیزوں کا ترک یا مناسب استعمال ہی ہو سکتا ہے۔

بے خوابی کو دور کرنے کے لئے نیند آور ادویات کا سہارا لیا جاتا ہے لیکن ان ادویات کا مستقل استعمال بھی فائدہ کی بجائے الٹا نقصان ہی دیتا ہے۔

# کس نے کیا کہا

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر انسان کو احترام آدمیت کی توفیق دے اور دنیا کے تمام مذاہب کے پیروکاروں کو اور ہر مذہب کے مختلف مسلک رکھنے والوں کو امن و آشتی سے زندگی گذارنے کی نعمت عطا فرمائے۔

درج ذیل سطور عبدالقادر حسن کی غیر سیاسی باتیں ہیں۔ اور روزنامہ جنگ لاہور (۲۲ جولائی ۱۹۹۲ء) میں شائع ہوئی ہیں (ادارہ)

مجھے ایک بار پھر فساد زدہ شہر جھنگ کے ایک انتظامی افسر کی بات دہرانے کی اجازت دیجئے کہ اس شہر میں کوئی شیعہ ہے، کوئی سنی مسلمان کوئی نہیں ہے۔ بدقسمتی کی انتہا یہ ہے کہ آج اور کئی شہر جھنگ کے جڑواں شہر بن گئے ہیں اور فتنہ و فساد اس حد تک بڑھا ہے کہ مقامی انتظامیہ بے بس ہو گئی ہے اور اور فوج کی خدمات حاصل کرنی پڑ گئی ہیں۔ کہیں سیاسی فتنہ ہے تو کہیں مذہبی اور ہر جگہ اس حد تک بڑھا ہوا ہے کہ آخری چارہ کار اختیار کرنا پڑ رہا ہے۔ لیکن بات اس سے بھی بڑھ گئی تو پھر کیا ہو گا۔ کیونکہ فوج ہو یا کوئی اور حکومتی ادارہ، وہ فتنہ بازوں کی عارضی سرکوبی تو کر سکتا ہے۔ فتنہ کی سرکوبی نہیں کر سکتا ہے مذہب کے نام پر کوئی بھی فساد ہو۔ اس کا ایک نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ عام آدمی مذہب سے ہی بیزاری ظاہر کرتا ہے یا کم از کم وہ فتنہ باز مذہبی لوگوں سے مزید بیزاری ضرور ظاہر کرتا ہے۔ آپ کی طرح میں بھی ان کروڑوں پاکستانیوں میں شامل ہوں جو اِن فسادات کا حال پڑھ کر شرمندگی سے ایک دوسرے سے منہ چھپاتے پھرتے ہیں، مگر کسی میں اگر کوئی جھجک نہیں ہے تو ان لوگوں میں جو برسر منبر ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں۔ اور جب بھی موقع پاتے ہیں ایک دوسرے کو ختم کرنے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ جب تک پولیس یا فوج ان کی مرمت نہیں کرتی وہ اس جہاد میں مصروف رہتے ہیں۔ اسلام کے ان مبلغین کی وجہ سے بے خدا تعلیمی اداروں کا پڑھا ہوا پاکستانی نوجوان اس سادہ ایمان سے بھی محروم ہو رہا ہے جو اسے اپنے گھر سے اور ماں باپ سے ورثہ میں ملا ہے اور جس کی وجہ سے وہ خدا اور رسول کو مانتا ہے اور کبھی کبھار نماز پڑھ لیتا ہے

یہ پاکستان جس کو پچاس برس سے کم عرصہ ہوا، اسلام کا قلعہ اور دنیائے اسلام کے لئے اسلامی ریاست کا نمونہ کہا گیا تھا۔ آج اسلام کے نام پر فتنہ و فساد کا قلعہ بن رہا ہے اور ان لوگوں کے ہاتھوں جو قال اللہ و قال الرسول کی تعلیم حاصل کر چکے ہیں، شاید ان لوگوں کی آنکھیں بند ہیں اور ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے، ورنہ انہیں اس دنیا میں مسلمانوں اور اسلام کے خلاف جو عالمی مہم چل رہی ہے، اس کا کچھ تو احساس ہوتا۔ ثابت ہو چکا ہے کہ روس کے خاتمے کے بعد عیسائی مغرب کا واحد نشانہ اسلام اور مسلمان ہیں۔ بوسنیا ہم سے کچھ دور سہی، کشمیر تو ہماری شہ رگ کہا جاتا ہے۔ وہاں مسلمانوں پر قیامت سے بڑھ کر جو قیامت ٹوٹ رہی ہے، ہمارے علماء کرام کو اس کا بھی کچھ علم اور احساس نہیں ہے۔ ورنہ انہیں مقامی طور فتنہ و فساد برپا کرنے کی فرصت نہ مل سکتی۔ دنیا میں جہاں بھی مسلمان اپنی تھوڑی بہت طاقت یا اپنے اندر موجود اسلامی احساس اور اسلامی تشخص کا اظہار کرتے ہیں، مغرب کی بے پناہ طاقت ان پر ٹوٹ پڑتی ہے۔ دامے درمے سخنے اور اسلحے ان کو ختم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے خود مسلمان پاکستان کے ساتھ جو سلوک ہو رہا ہے، ہمارے مذہبی رہنماؤں کو اس کا بھی علم نہیں ہے۔ غضب خدا کا پاکستان کو امریکہ جیسا عالمی دہشت گرد ایک دہشت گرد ملک قرار دینے کی دھمکی دیتا ہے۔ ہمارے پاس اگر پانچ دس ایٹم بم ہیں تو امریکہ ان کی تباہی پر کمربستہ ہو چکا ہے اور اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا کہ اس طاقت کو کس طرح ختم کیا جا سکے۔ اگر اسے یہ یقین ہو جاتا کہ یہ کسی ایک جگہ پڑے ہیں تو وہ کب کا انہیں ختم کر چکا ہوتا۔ حالانکہ ہم نے ایٹمی توانائی کسی سے بھیک مانگ کر اور کسی کا احسان مند ہو کر حاصل نہیں کی ہے۔ اس کی تعمیر میں صرف ہمارا اپنا دست ہنر اور محنت ہی کارفرما رہا ہے۔ بہرکیف عرض کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مغربی دنیا مسلمانوں کا طاقتور بننا تو کجا ان کو دو وقت کا کھانا کھاتے بھی نہیں دیکھ سکتی۔ اسلام اور مسلمانوں سے یہ کھلی دشمنی اگر کسی کو دکھائی نہیں دیتی تو وہ صرف ہمارے علماء کرام ہیں جو دنیا بھر کے مسلمانوں کے مصائب اور دکھوں سے بے نیاز ہو کر اپنے اپنے محاذ پر ڈٹے ہوئے ہیں اور مسلمانوں کی زندگیاں

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نونہالانِ جماعت

انور اقبال سیفی ۔ لندن

# سگریٹ نوشی کی قباحت

پیارے بچو! یہ تو آپکو پتہ ہی ہے کہ سگریٹ نوشی ایک بری عادت ہے۔ بھلا بری عادت کیوں۔ بری عادت اس لئے کہ پیسے کے ضیاع کے ساتھ ساتھ سگریٹ پینے والا شخص اپنی زندگی کو بھی اندر ہی اندر سے ضائع کرتا ہے۔ لیکن پھر بھی بہت سے لوگ اس عادت کو نہیں چھوڑتے بلکہ کم بھی نہیں کرتے۔ کتنی عجیب بات ہے۔ میں جو بات آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ شاید وہ اس سلسلہ میں ہماری مدد کر سکے اور ہمارے ارد گرد سگریٹ کا دھؤاں کم ہو جائے۔

حقیقت میں سگریٹ پینے والا اپنا ہی نقصان نہیں بلکہ اپنے ارد گرد سب کا نقصان کر رہا ہوتا ہے۔ اس موضوع پر بہت سے سائنس دانوں نے تحقیق کی۔ ۱۹۸۶ء میں ایک رسالے میں ایک مضمون چھپا۔ جس میں ایک سویڈش عورت کا ذکر تھا جس نے اپنی زندگی میں کبھی بھی سگریٹ نہیں پیا تھا۔ البتہ گھر میں سگریٹ نوشوں کے ساتھ رہتی تھی۔ اس کو پھیپھڑوں کا کینسر ہوا اور وفات پا گئی۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ وہ دوسروں کی سگریٹوں کے دھوئیں کا شکار ہوئی۔ یہ دھواں سانس کے ذریعہ جسم کے اندر گیا جس کے اثرات اتنے مضر تھے کہ وہ وفات پا گئی۔ اور اسی کو انگریزی میں PASSIVE SMOKING کہتے ہیں۔

سائنس دان ۱۹۷۰ء کی دہائی کے آخر تک یہی کہتے رہے کہ سانس کے ذریعہ دوسروں کی جلی ہوئی سگریٹ کے دھوئیں سے نقصان تو ضرور ہو سکتا ہے لیکن یہ زندگی اور موت کا سوال نہیں ہے۔ مطلب یہ کہ ان کے خیال میں یہ چیز اتنی مضر نہیں تھی صحت کے لئے۔ لیکن موجودہ دور میں سائنس دان اسی بات پر متفق نظر آتے ہیں کہ جہاں PASSIVE SMOKING سردرد، کھانسی اور چھینک مارنا وغیرہ جیسی تکلیف دہ چیزوں کا باعث ہے وہاں یہ پیچیدہ قسم کی بیماریوں کا باعث بھی بن سکتی ہے۔ ایسے لوگ جن کو پہلے سے سانس کی تکلیف ہو، الرجی ہو یا دل کی تکلیف ہو تو PASSIVE SMOKING کی وجہ سے تکلیف میں شدت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ نظر پر بھی اس کے اثرات بُرے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ جلتی ہوئی سگریٹ کا ۷۵٪ دھواں سیدھا فضا میں جاتا ہے۔ اس کے علاوہ سگریٹ پینے والا جو دھؤاں اپنے اندر لے کر جاتا ہے۔ اس کا بھی کچھ حصہ دوبارہ باہر پھینکتا ہے۔ اس حساب سے تو سگریٹ کا اکثر دھؤاں فضا میں موجود ہوتا ہے۔ یہ سارا عمل دیکھتے ہوئے بھی اگر سگریٹ پینے والا کہے کہ میں تو کسی کو نقصان نہیں پہنچا رہا تو کتنا عجیب لگے لگا۔

مغربی معاشرہ میں جہاں ایک ہی گھر میں ماں اور باپ دونوں سگریٹ نوشی کرتے ہیں وہاں پر تو بیچارے بچے اس کے خطرناک اثرات سے بہت متاثر ہوتے ہیں۔ بلکہ بُری طرح متاثر ہوتے ہیں۔ ان کے بچے بعض مہلک بیماریوں میں بھی مبتلا ہو سکتے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ مشرق میں اور خاص طور پر پاکستان میں بہت کم مائیں ہیں جو سگریٹ نوشی کرتی ہونگی۔ لیکن یہ ہرگز خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ اگر باپ سگریٹ پیتے گا تو کوئی بات نہیں کم نقصان ہے۔ بلکہ ایک تو یہ کہ آپکے ابو کی صحت پر بُرا اثر پڑ رہا ہے اور دوسرا یہ کہ آپ کے لئے بھی یہ نقصان دہ ہے۔ اگر آپ ایسی جگہ پر رہ رہے ہوں جہاں اس قسم کی عادت کم ہو (یعنی سگریٹ نوشی کی) تو بہرحال آپ کو اس کے مضر اثرات کا اتنا خطرہ نہیں ہوگا جتنا اس شخص کو جو اس آلودہ فضا میں رہتا ہے۔

اس سے بچنے کا غالباً یہی آسان طریق ہے کہ آپ اپنے ابو کو یا گھر میں کسی بھی سگریٹ پینے والے کو اس چیز کا بار بار احساس دلاتے رہیں کہ اس کے اثرات تمام گھر والوں پر ہیں اور یہ کہ اثرات مضر ہیں۔ تو شائد یہ عادت کم ہوتے ہوتے بالکل چھوٹ جائے۔ کتنا آسان طریق ہے۔ آزما کر تو دیکھیں۔

---

بدظنی انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔ یہاں تک لکھا ہے کہ جس وقت دوزخی لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے یہی فرمائیگا کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر بدظنی کی

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۵۶)

---

قانتہ شاہدہ

# ایک چھوٹی سی بات

اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سنتا ہے اور پھر قبول بھی فرماتا ہے اس بات کا مشاہدہ تو ہر انسان کرتا ہے۔ بعض اوقات کوئی بات کی جاتی ہے اور وہ دعائیہ انداز رکھتی ہے جس طرح قبولیت دعا کے لئے کہا جاتا ہے خلوص دل سے جو دعا کی جاتی ہے وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم کبھی کبھی ایسی ہی حالت میں دعا کرتے ہیں یا تمنا یا آرزو کا اظہار کرتے ہیں تو وہ بھی دعائیہ رنگ رکھتی ہے اور پھر قبول بھی ہو جاتی ہے۔

مثلاً کبھی ایسا ہوتا ہے کھانے کی کوئی چیز جس کے کھانے کی بہت خواہش ہو اور خود بنا کر کھا نہ سکیں شدید طلب ہونے کے باوجود اس کا حصول ناممکن نظر آئے۔ تو ایسے میں اچانک اگر کسی ہمسائے یا کسی اور کی طرف سے وہی چیز بطور تحفہ مل جائے تو اکثر انسان خدا کا شکر کرنے کی بجائے فوراً کہتا ہے اوہ! اگر مجھے معلوم ہوتا میری یہ دعا قبول ہو جائے گی یا یہ خواہش پوری ہو جانی تھی تو میں کچھ اور ہی مانگ لیتا گویا یہ چیز جس کے لئے تھوڑی دیر پہلے تڑپ رکھتا تھا اب بے معنی ہو چکی تھی۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ جب ہمیں کوئی چیز ملتی ہے جس کی ہم خواہش رکھتے ہوں تو پھر اس کے مل جانے کے بعد ناشکری کرنا اچھی بات نہیں کیونکہ اس وقت تڑپ صرف اس چیز کی تھی یا ہوتی ہے اور وہ خواہ دعائیہ رنگ نہ بھی رکھتی ہو۔ جو دعا کا ہوتا ہے پھر بھی اس کی طلب میں دعائیہ رنگ ہی ہوتا ہے اور پھر اس چیز کے مل جانے کے بعد اس کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ کتنی جلدی یہ خواہش پوری ہو گئی نا کہ یہ کہنا کہ اگر مجھے پتہ ہوتا کہ یہ بات

باقی صفحہ ۷ پر

## بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

سے ناامید کبھی نہ ہو۔ بعض لوگ کہتے ہیں ہمارے اعمال کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ اس لئے ترک کر دیتے ہیں۔ میں کہتا ہوں اگر کوئی نتیجہ نہیں نکلتا تو نہ سہی تم اپنا کام کئے جاؤ۔ بالآخر تم ضرور کامیاب ہو جاؤ گے۔ دیکھو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کس طرح صاحب ایمان اللہ پر توکل کر کے کامیاب ہوتے ہیں۔ فرماتا ہے یعنی فرمانبرداروں کو لوگوں نے ڈرانا شروع کیا، وہ کامیابی کی باتیں کہاں گئیں اب تو سب دُنیا تمہارے خلاف جمع ہو گئی ہے۔ پس ان سے ڈر جاؤ۔ تو ان کی اس گفتگو سے وہ ایمان میں اور بھی ترقی کر گئے۔ کیونکہ یہ بھی تو خبر ان کو مل چکی تھی کہ دشمن بڑے زور سے ان پر حملہ کرے گا۔ اور ان کو پامال کرنا چاہے گا مگر پھر بھی وہ کامیاب نہ ہوگا۔ پس انہوں نے ان ڈرانے والوں کو یہی جواب دیا کہ جو ہمارا مخالف ہوتا ہے اسے ہونے دو ہمیں تو اللہ ہی کافی ہے اور وہ نہایت عمدہ کارساز ہے۔ جب اس پر توکل کیا تو پھر کسی اور شَے کی کیا پرواہ۔ اس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ جس قدر مقابلہ سخت ہو اسی قدر مضبوطی سے صاحب ایمان کو کھڑا ہونا چاہیئے۔ دیکھو کوئی جسمانی مریض اس طرح نہیں کرتا کہ ایک علاج سے اگر اسے فائدہ نہ ہو تو علاج کرانا ہی چھوڑ دیتا ہے۔ بلکہ برابر علاج میں لگا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ فوت ہو جائے یا اور کوئی صحیح علاج میسّر آجاوے اسی طرح رُوحانی امراض کے مریضوں کو بھی چاہیئے اور اگر بڑا مرض ہو تو اس کے ازالہ کے لئے پہلے سے بھی زیادہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کوشش میں اگر کامیاب ہو جائے تو سب کچھ حاصل ہو گیا۔ اور اگر کوشش کرتے کرتے مر گئے تو پھر بھی خدا اس کوشش کے بدلہ میں کچھ نہ کچھ چشم پوشی سے کام لے گا۔ لیکن اگر کوشش ہی چھوڑ بیٹھے اور اس حالت میں مر گئے تو پھر سوائے سزا کے اور کس امر کی اُمید ہو سکتی ہے۔ پس انسان کو چاہیئے کہ کوشش میں لگا ہی رہے۔ اور ہرگز ناامید ہو کر اسے چھوڑ نہ دے۔ سکولوں اور کالجوں میں دیکھا جا سکتا ہے کہ بعض طالب علم صرف اپنے استقلال کی وجہ سے کامیاب ہو جاتے ہیں میں نے ایک ہندو کے متعلق سُنا کہ وہ سات سال متواتر امتحان میں فیل ہوتا رہا۔ اور آخری دفعہ جب اس نے امتحان دیا تو اس کا بیٹا بھی اسی امتحان میں شامل ہوا تھا مگر وہ اس بات سے شرمایا نہیں اور امتحان میں شامل ہوا۔ اور آخر کامیاب ہو گیا تو گھبرانا نہیں چاہیئے اور نہ ہی اپنے نفس کو گرانا اور ہیچ سمجھنا چاہیئے۔ یہ میں عجیب کی تعلیم نہیں دے رہا بلکہ استقلال کی دے رہا ہوں تم یہ مت کہو فلاں کام ہم کر نہیں سکتے یا ہم سے ہو نہیں سکتا بلکہ یہی کہنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں بھی سب طاقتیں دی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفےٰ تبسم

# کھیل اور کھلاڑی

## اولمپک کھیل کب اور کہاں کھیلے گئے

سال — جگہ — تاریخ

۱۸۹۶ء ایتھنز ۶ اپریل سے ۱۵ اپریل
۱۹۰۰ء پیرس ۲۰ مئی سے ۲۸ اکتوبر
۱۹۰۴ء سینٹ لوئیس یکم جولائی سے ۲۳ نومبر
۱۹۰۶ء ایتھنز ۲۲ اپریل سے ۲ مئی
۱۹۰۸ء لندن ۲۷ اپریل سے ۳۱ اکتوبر
۱۹۱۲ء اسٹاک ہوم ۵ مئی سے ۲ جولائی
۱۹۱۶ء برلن جنگ عظیم کی وجہ سے منعقد نہ ہو سکے
۱۹۲۰ء انٹورپ ۲۰ اپریل سے ۱۲ ستمبر
۱۹۲۴ء پیرس ۴ مئی سے ۲۷ جولائی
۱۹۲۸ء ایمسٹرڈیم ۱۷ مئی سے ۱۲ اگست
۱۹۳۲ء لاس اینجلس ۳۰ جولائی سے ۱۴ اگست
۱۹۳۶ء برلن یکم اگست سے ۱۶ اگست
۱۹۴۰ء ٹوکیو جنگ عظیم کی وجہ سے منعقد نہ ہو سکے
۱۹۴۴ء لندن جنگ عظیم کی وجہ سے منعقد نہ ہو سکے
۱۹۴۸ء لندن ۲۹ جولائی سے ۱۴ اگست
۱۹۵۲ء ہیلسنکی ۱۹ جولائی سے ۳ اگست
۱۹۵۶ء ملبورن ۲۲ نومبر سے ۸ دسمبر
۱۹۶۰ء روم ۲۵ اگست سے ۱۱ ستمبر
۱۹۶۴ء ٹوکیو ۱۰ اکتوبر سے ۲۴ اکتوبر
۱۹۶۸ء میکسیکو ۱۲ اکتوبر سے ۲۷ اکتوبر
۱۹۷۲ء میونخ ۲۶ اگست سے ۱۰ ستمبر
۱۹۷۶ء مونٹریال ۱۷ جولائی سے یکم اگست
۱۹۸۰ء ماسکو ۱۹ جولائی سے ۳ اگست
۱۹۸۴ء لاس اینجلس ۲۹ جولائی سے ۱۲ اگست
۱۹۸۸ء سیئول ۱۷ ستمبر سے ۲ اکتوبر
۱۹۹۲ء بارسلونا ۲۵ جولائی سے ۹ اگست

## اولمپک کھیل ایک نظر میں

| سال | ممالک کی تعداد | کھیلوں کی تعداد | مرد کھلاڑی | خواتین کھلاڑی |
|---|---|---|---|---|
| ۱۸۹۶ء | ۱۳ | ۹ | ۳۱۱ | ۵ |
| ۱۹۰۰ء | ۲۲ | ۱۷ | ۱۳۱۹ | ۱۱ |
| ۱۹۰۴ء | ۱۲ | ۱۴ | ۶۱۷ | ۸ |
| ۱۹۰۶ء | ۲۰ | ۱۱ | ۸۷۷ | ۷ |
| ۱۹۰۸ء | ۲۲ | ۲۱ | ۱۹۹۹ | ۳۶ |
| ۱۹۱۲ء | ۲۸ | ۱۴ | ۲۴۹۰ | ۵۷ |
| ۱۹۲۰ء | ۲۹ | ۲۲ | ۲۵۴۳ | ۶۴ |
| ۱۹۲۸ء | ۴۶ | ۱۵ | ۲۷۲۴ | ۲۹۰ |
| ۱۹۳۲ء | ۴۷ | ۱۵ | ۱۲۸۱ | ۱۲۷ |
| ۱۹۳۶ء | ۴۹ | ۲۰ | ۳۷۳۸ | ۳۲۸ |
| ۱۹۴۴ء | ۴۴ | ۱۸ | ۲۹۵۶ | ۱۳۶ |
| ۱۹۴۸ء | ۵۹ | ۱۸ | ۳۷۱۴ | ۳۸۵ |
| ۱۹۵۲ء | ۶۹ | ۱۷ | ۴۴۰۷ | ۵۱۸ |
| ۱۹۵۶ء | ۷۱ | ۱۷ | ۲۹۵۸ | ۳۸۴ |
| ۱۹۶۰ء | ۸۳ | ۱۷ | ۴۷۳۸ | ۶۱۰ |
| ۱۹۶۴ء | ۹۳ | ۱۹ | ۴۴۵۷ | ۶۸۳ |
| ۱۹۶۸ء | ۱۲۲ | ۱۸ | ۴۷۵۰ | ۷۸۱ |
| ۱۹۷۲ء | ۱۲۲ | ۲۱ | ۶۰۷۷ | ۱۰۷۰ |
| ۱۹۷۶ء | ۸۸ | ۲۱ | ۴۸۹۱ | ۱۲۶۱ |

۱۹۸۰ء کے اولمپک ماسکو میں ہوئے۔
۱۹۸۴ء کے اولمپک لاس اینجلس میں ہوئے۔
۱۹۸۸ء کے اولمپک سیئول میں ہوئے۔
۱۹۹۲ء کے اولمپک بارسلونا میں ہوئے۔

جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
روایتی زیورات
فون دکان: ۶۴۹ - رہائش: ۷۱۷
اقصیٰ روڈ ربوہ

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

جائے گا۔ اب ان کے فرار پر کولمبیا کی حکومت خاصی پریشان ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جیل خانے کے اندر جو سویلین محافظ ہیں بعض اوقات قیدیوں کے ساتھ گٹھ جوڑ کر لیتے ہیں اور قیدیوں کو بعض اوقات محافظوں کے کپڑے پہنا دیئے جاتے ہیں۔ گذشتہ منگل کے روز ان منشیات کے تاجروں نے محافظوں کے ساتھ گٹھ جوڑ کر لیا اور انہیں ایک گوشت کا بڑا سا ٹکڑا، چاول، آلو، سلاد اور مٹھائیاں دے کر اپنے فرار ہونے کا انتظام مکمل کر لیا۔ سات سے دس کے قریب افراد نکلتے تو دیکھے گئے کپڑے ان کے مختلف قسم کے تھے اور ایک کے متعلق یوں لگتا تھا کہ وہ خاتون ہے اگرچہ یہ شک بھی پڑا کہ اسکوبار خاتون کے بھیس میں ہے۔ لیکن اسے روکا نہیں گیا۔ اور اس طرح یہ لوگ فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ گٹھ جوڑ تو ایسے لوگ کرتے ہیں چھوٹے افسروں سے اور مارے جاتے ہیں بڑے افسر۔ چنانچہ اس جیل کا افسر اعلیٰ اپنی نوکری سے برطرف کر دیا گیا۔ اسی طرح اس سے پہلا سربراہ بھی نوکری سے نکال دیا گیا تھا۔

## پوسٹل کارپوریشن

پاکستان پوسٹ آفس کے محکمہ کو پوسٹل سروسز کارپوریشن بنا دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں جو پریس ریلیز جاری کیا گیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ ساری دنیا میں اب یہ رجحان پایا جاتا ہے کہ ڈاک خانے کی خدمات کو بہتر طور پر سرانجام دینے کے اور اس کے سامنے جو نئے دور کے چیلنج ہیں ان کو پورا کرنے کے لئے کارپوریشن بنایا جاتا ہے۔

محکمہ ڈاک ۱۸۹۸ء میں قائم کیا گیا تھا۔ اس وقت یہ برصغیر میں حکومت کا ایک شعبہ تھا۔ اور اس سے معاشی طور پر خاصے فائدے حاصل کئے گئے جیسا کہ اقتصادی ترقی میں بھی اس نے خاصی مدد کی۔ اس وقت سے لے کر اب تک اس میں آہستہ آہستہ تبدیلیاں ہوتی رہیں اس کی ضرورت زیادہ سے زیادہ اجاگر ہوتی گئی۔ اور اب یہ محسوس کرتے ہوئے کہ اسکو تیزی کے ساتھ نئے چیلنج کا مقابلہ کرنا چاہیئے یہ ضروری سمجھا گیا کہ اسے حکومتی ادارے کی بجائے ایک کارپوریشن بنا دیا جائے۔ تاکہ یہ سوچ بھی زیادہ سکے اور خدمت بھی زیادہ دے سکے۔

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

زہر افشانی کر رہے ہیں۔ علماء میں سے کسی سے بھی بات کی جائے تو انصار بن المسلمین پر ایک طویل تقریر کر رہا ہے۔ ہر فقیہ نفرت بہاتے حجاز ... ہے لیکن اس کے انصار بن المسلمین کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ دوسرے سب اس کی ... اور عقیدہ مان کر اس کے ساتھ متحد ہو جائیں۔ لوگ حرمین الشریفین کے اماموں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے کہ انہیں مسلمان نہیں سمجھتے وہ ملک میں انصار بن المسلمین کے لئے کیا کریں گے۔

ہمارے علماء کو اس بات کا بھی شاید احساس نہیں ہے کہ ان کے اس مسلم آزار رویئے سے خود ان کی حیثیت اس قدر متاثر ہو رہی ہے کہ لوگ ان کے ساتھ عقیدت رکھنے اور ان کا احترام کرنے کی بجائے ان سے نفرت کرنے لگے ہیں اور ان سے جو ملک کے اتحاد اور ترقی کے لئے نقصان دہ سمجھتے ہیں جدید دور کی زندگی کی رہنمائی کرنے کو وہ ویسے ہی کسی طور موزوں نہیں تھے کہ ان کی تعلیم ہی ایسی اور اتنی نہیں ہوتی۔ نماز روزہ اور نیکی کی تلقین کا مقام ان کو حاصل تھا جو اک مسلمان معاشرے میں بہت ہی بڑا مقام ہے لیکن افسوس کہ وہ اپنے اعمال کی وجہ سے اس سے بھی دستبردار ہو رہے ہیں۔

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

پوری ہو جائے گی تو میں کچھ اور ہی مانگ لیتا تو یہ بھی تو ہو سکتا ہے اس کی جگہ کچھ اور مانگا جائے اور وہ بات پوری ہو جائے تو پھر انسان کہے کہ اوہ! میں کچھ اور مانگ لیتا۔ اس طرح ناشکری جڑ پکڑتی ہے۔ ہمیں اس سے بچنا چاہیئے۔

(عزیزہ فائزہ نے بی اے کا امتحان دیا ہوا ہے۔ دعا کی درخواست کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ ادارہ)

**آجکل اپنے بچوں کی صحت کے متعلق خصوصی توجہ دیں۔**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

○ ربوہ ۱۰ اگست: کل دن بھر مطلع ابر آلود رہنے اور ٹھنڈی ہوائیں چلنے کے بعد آج صبح سے سورج نکلا ہوا ہے اگرچہ معمولی بادل بھی ہیں۔

○ ۱۱ اگست بروز منگل کو محکمہ بجلی ربوہ کی اطلاع کے مطابق بجلی صبح ۵½ سے ۳½ بجے بعد دوپہر تک بند رہے گی۔

○ وزیر اعظم نے جنرل محمد ضیاء الحق کے سی ۱۳۰ کے حادثہ کی تحقیقات کے لئے ایک عدالتی کمیشن قائم کیا ہے جس کے سربراہ سپریم کورٹ کے جج مسٹر جسٹس شفیع الرحمان جب کہ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس ریاض احمد اور سندھ ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس امام علی جی قاضی ممبر ہوں گے۔ کمیشن اس حادثے کی تحقیقات کرے گا اور اپنی رپورٹ ۶ ماہ کے اندر پیش کرے گا۔ یہ کمیشن سابق صدر کے رشتہ داروں کے مطالبے پر قائم کیا گیا ہے۔

○ بنگلہ دیش کی وزیر اعظم مسز خالدہ ضیاء آج پیر کے روز وزیر اعظم کے ساتھ مذاکرات کریں گی۔ جن میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں باہمی تعاون کا معاہدہ سر فہرست ہوگا۔ اس کے علاوہ دونوں ملکوں میں ہائی کمیشن کی تعمیر کے معاہدہ پر بھی دستخط کئے جائیں گے

○ پاک امریکی بحری مشقیں آج پاکستان کی سمندری حدود میں شروع ہوں گی۔ کچھ عرصہ پہلے امریکی بحریہ کے وفد نے تفصیلات طے کی تھیں۔

○ بوسنیا کے وزیر خارجہ حارث سلاجیک نے وزیر اعظم اور صدر پاکستان سے ملاقات کی۔ وزیر اعظم نے ملاقات کے [illegible] بوسنیا کا مسئلہ اقوام متحدہ اسلامی کانفرنس اور غیر جانبدار تحریک میں اٹھایا جائے گا۔

○ پاکستان نے بوسنیا کے عوام کے لئے ۱۰ ملین ڈالر کی امداد کا اعلان کیا ہے۔

○ ملیر کراچی میں ایم کیو ایم کی حمایت میں عورتوں نے مظاہرہ کیا۔ آپریشن کلین اپ شروع ہونے کے بعد عورتوں کی طرف سے یہ پہلا پرامن مظاہرہ تھا انہوں نے الطاف حسین کے خلاف مقدمے واپس لینے کا مطالبہ کیا۔

○ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ صدر مملکت ۱۹۹۳ء کے انتخابات میں صدارتی امیدوار نہیں ہوں گے کیونکہ وہ اپنا اعتماد کھو چکے ہیں۔ موجودہ حکومت کے ساتھ ہر قسم کے سمجھوتے کو انہوں نے قطعی طور پر مسترد کر دیا۔

○ پولیس قومی اسمبلی کے رکن مسٹر ہمایوں اختر کی گرفتاری کے لئے چھاپے مار رہی ہے۔ ان پر ایک زیر حراست ملزم کو چھڑوانے، ناجائز اسلحہ کے استعمال اور سرکاری امور میں مداخلت کا الزام ہے۔

○ وزیر داخلہ کی قیادت میں قائم ہونے والی اعلیٰ اختیاراتی کمیٹی نے بتایا ہے کہ ۱۷ اگست کو سانحہ بہاولپور کا معمہ حل نہیں ہو سکا۔ مختلف ایجنسیوں نے تحقیقات کی ہے لیکن یہ پتہ نہیں چل سکا کہ طیارے کی تباہی کی اصل وجہ کیا تھی؟

○ بنگلہ دیش کی وزیر اعظم مسز خالدہ ضیاء پاکستان کے تین روزہ دورے پر اسلام آباد پہنچیں تو مسلح افواج نے ان کو گارڈ آف آنر پیش کیا۔ انہیں ۱۹ توپوں کی سلامی دی گئی۔

○ لاہور اور پنجاب کے دوسرے علاقوں میں طوفانی بارشوں کی وجہ سے ۱۲ افراد جاں بحق اور ۴۳ زخمی ہو گئے۔ گوجرانوالہ کی تمام سڑکیں زیر آب آ گئیں۔ سیالکوٹ میں بارشوں کی وجہ سے تمام کاروبار ٹھپ ہو کر رہ گیا اور شہر کے وسط میں واقع نالہ نے تباہی مچا دی۔ علی پور چٹھہ اور نواح میں مسلسل ۱۲ گھنٹہ بارش ہوتی رہی۔ شیخوپورہ میں ۴ افراد ہلاک ہو گئے۔ کچے مکانات گر گئے۔

○ پنجاب کے مختلف علاقوں میں مسلسل بارشوں سے دریائے چناب میں سیلاب آ گیا ہے۔ نالہ ایک میں بھی سیلاب آنے سے تباہی ہوئی ہے۔

○ پاکستان نے انگلینڈ کو پانچویں کرکٹ ٹیسٹ میں عبرتناک شکست دے کر انگلینڈ کی سرزمین پر ٹیسٹ سیریز جیت لی ہے۔ انگلینڈ نے دوسری اننگز میں صرف ۱۷۴ رنز بنائے اس طرح پاکستان کو میچ جیتنے کے لئے صرف دو رنز کی ضرورت تھی جو کسی نقصان کے بغیر پہلے ہی اوور میں پورے کر لئے گئے۔ فاسٹ باؤلر وقار یونس نے اس میچ میں ۵ اور وسیم اکرم نے ۳ وکٹیں لیں۔

○ جمعیت علمائے اسلام فضل الرحمن گروپ کے اراکین اسمبلی نے وزیر اعظم سے ملاقات کی اور شریعت کی بالادستی کے اعلان پر وزیر اعظم کی حمایت کا اعلان کیا۔

○ صدر مملکت نے بدھ کو سینٹ کا اجلاس طلب کر لیا ہے۔

○ ہندو کشمیریوں کی ایک تنظیم نے الزام لگایا ہے کہ ۶۰ ہزار پاکستانی فوجی اور افغان مجاہدین مقبوضہ کشمیر میں موجود ہیں۔ بھارتی ایریا کمانڈروں نے کشمیری ہندوؤں اور سیکولر نظریات رکھنے والے مسلمانوں کو بھگا دیا ہے۔

○ امریکی صدر بش نے کہا ہے کہ بوسنیا کا بحران طاقت کے ذریعے ختم کرنے پر عالمی سطح پر کوئی اختلاف نہیں۔

○ عراقی شیعوں کے سرکردہ رہنما آیت اللہ ابو القاسم الخوئی کے انتقال کے بعد عراق کے کئی شہروں میں مظاہرے ہوئے ہیں۔ بغداد سمیت ۴ شہروں میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔


## جدید ہومیوپیتھی

کیوریٹو سسٹم (CURATIVE SYSTEM) ہومیوپیتھی کی جدید ترین (MODERN) صورت ہے۔ محض چھوٹی طاقت (۳۰ پوٹینسی یا اس سے کم) کے چند مرکبات تو یورپ اور ایشیا کی کئی کمپنیاں پیش کرتی ہیں لیکن ٹنکچر (Q) سے لے کر ۶، ۳۰، ۲۰۰، ۱۰۰۰، دس ہزار اور لاکھ طاقتوں (POTENCIES) میں ۵۰۰ مکمل اور مختصر کورسز میں عام استعمال کی انسانی، حیوانی اور پولٹری ادویات کا ایک نظام صرف ہم پیش کرتے ہیں۔ پرانی، ضدی، بار بار حملہ کرنے والی اور پیچیدہ امراض کے مکمل کورسز، رہنما لٹریچر کے ساتھ ایسا آسان طریقہ علاج مہیا کرتے ہیں کہ ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں ایلوپیتھ ڈاکٹر اور یونانی طبیب بھی ان سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ عام پڑھے لکھے لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں ـــــ مفصل لٹریچر ہر شہر کے کیوریٹو سٹاکسٹوں سے مفت یا ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر بذریعہ ڈاک طلب کریں۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ

فون ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۷۱



## اکسیر معدہ

پیٹ درد، بدہضمی بھوک نہ لگنا، دائمی قبض، دست، کھٹے ڈکار، نفخ، متلی اور ہیضہ کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ قبض کی عادت کو دور کرتا ہے۔ عام استعمال کی بے نظیر چیز ہے۔ اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ قیمت ۶/-، ۱۲/-، ۲۴/- روپے

خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ



## ٹیوشن سنٹر

صرف طلباء کے لئے

صرف کیمسٹری، بیالوجی اور زوالوجی میٹرک، ایف۔ایس۔سی، بی۔ایس۔سی کے سٹوڈنٹس کے لئے

ـــــ رابطہ کے لئے ـــــ

زاہد حسین M.S.C کیمسٹری کوارٹر دفتر انصار اللہ

محلہ دارالصدر جنوبی ربوہ



ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعے کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے

## شریف احمد بھٹی
## پراپرٹی سنٹر

ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ

فون گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱


پتہ